کے اُٹھایا تھا جب ہم نے تم کو اور رحمت خان صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کو ضلع سپرد کرنا چاہا تو تمہاری نیک خصلت، اچھے چال چلن اور نہایت طرفداری سرکار کے سب ہندوؤں نے جو بڑے رئیس اور ضلع میں نامی چودھری تھے سب نے کمالِ خوشی اور نہایت آرزو سے تم مسلمانوں کا اپنے پر حاکم بنانا قبول کیا بلکہ درخواست کی کہ تم ہی سب ہندوؤں پر ضلع میں حاکم بنائے جاؤ اور سرکار نے بھی ایسے وقت میں تم کو اپنا خیر خواہ اور نمک حلال نوکر جان کر کمالِ اعتماد سے سارے ضلع کی حکومت تم کو سپرد کی اور تم اسی طرح وفادار اور نمک حلال نوکر سرکار کے رہے۔ اس کے صلے میں اگر تمہاری ایک تصویر بنا کر پشت اپشت کی یادگاری اور تمہاری اولاد کی عزت اور فخر کو رکھی جاوے تو بھی کم ہے۔" (ص ۱۹۲)

یہ تو انگریز حکام کے تاثرات ہیں اور جہاد، علماء کے بارے میں جس میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حافظ ضامن شہیدؒ، مولانا سرفراز علی شہیدؒ، مولانا فضل حق خیرآبادیؒ مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ جنرل بخت خان اور سردار احمد خان کھرلؒ جیسے مجاہدین شریک ہوئے سرسید احمد خان کے اپنے تاثرات کیا تھے وہ خود سرسید احمد خان کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے:

"غور کرنا چاہیے کہ اس زمانہ میں جن لوگوں نے جہاد کا جھنڈا بلند کیا ایسے خراب اور بد رویہ اور بد اطوار آدمی تھے کہ بجز شراب نوشی، تماش بینی اور ناچ رنگ دیکھنے کے کچھ وظیفہ ان کا نہ تھا یہ کیونکر پیشوا اور مقتدا جہاد کے گنے جا سکتے تھے۔ اس ہنگامہ میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی۔ سب جانتے ہیں کہ سرکاری خزانہ اور اسباب جو امانت تھا اس میں خیانت کرنا ملازمین سے نمک حرامی کرنی مذہب کی رو سے درست نہ تھی۔ صریح ظاہر ہے کہ بے گناہوں کا قتل علی الخصوص عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کا مذہب کے موجب گناہِ عظیم تھا پھر یہ ہنگامہ غدر کیونکر جہاد ہو سکتا تھا ہاں البتہ چند بدذاتوں نے دنیا کی طمع اور اپنی منفعت اور اپنے خیالات پورا کرنے اور جاہلوں کو بہکانے کو اور اپنے ساتھ جمعیت کرنے کو جہاد کا نام لے دیا پھر یہ بات بھی مفسدوں کی حرامزدگیوں میں سے ایک حرامزدگی تھی نہ واقع میں جہاد۔"

(ص ۹۳)

نشہ کی حالت میں مرنے والے کا جنازہ

سوال جو شخص نشہ کی حالت میں مر جائے اس کا جنازہ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

عبداللطیف ⊙ گوجرانوالہ

جواب نشہ کرنا خواہ وہ کسی چیز سے ہو حرام ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ "کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ" ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ نشہ کرنے والا شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب اور فاسق ہے لیکن اس سے کافر نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص اسی حالت میں مر گیا تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی اسی نوعیت کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے امداد الاحکام جلد اول ص ۲۵ میں لکھتے ہیں کہ:

"شراب کے نشہ میں مرنے سے ایمان زائل نہیں ہوتا۔ ایمان کفر سے زائل ہوتا ہے۔" (باقی ص ۵۰ پر)